



سوال

(311) قبروں کو سجدہ گاہ بنانا حرام ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں (جس سے لچھے ہو کر نہیں اٹھے) یوں فرمایا: اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء علیہ السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ (1) (صحیح البخاری: 1/601) کتاب الجنائز

اب آپ سے مسئلہ یہ پوچھنا ہے کہ یہودیوں نے تو اپنے انبیاء علیہ السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا مگر نصاریٰ نے کیسے اپن نبی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کو سجدہ گاہ بنالیا؟ کیونکہ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ملنے والوں کو کہتے ہیں۔ ایک قادیانی نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے اور اس سلسلہ میں میں بہت پریشان ہوں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نصوص صریحہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو زندہ آسمان پر ہیں۔ قرب قیامت میں ان کا نزول ہوگا۔ (2) تو پھر دنیا میں ان کی قبر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہذا مرزا قادیانی اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے کہ ان کی قبر کشمیر میں ہے۔ حدیث ہذا میں جو کچھ بیان ہوا مجمل ہے۔ صحیح مسلم میں جناب کے طریق میں مفصل ہے:

«کانوا یحذون قبور انبیائہم وصاحبہم مساجد» (3)

یعنی "یہود و نصاریٰ نے اپنے انبیاء علیہ السلام اور اپنے نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔"

مقصود یہ ہے کہ یہود نے انبیاء علیہ السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ جب کہ نصاریٰ نے نیک لوگوں کی پوجا پاٹ کی۔ دلیل اس امر کی یہ ہے کہ دیگر روایات میں تذکرہ جب نصاریٰ کا ہوا تو وہاں صرف نیوکار کی تصریح ہے۔ انبیاء علیہ السلام کا ذکر نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرزمین حبشہ لے ایک کینسہ کا ذکر کیا ہے۔ وہ دیکھ کر آئی تھی۔ اسے ماریہ کہا جاتا ہے۔ انہوں نے ان تصویروں کا ذکر کیا جنہیں وہ دیکھ کر آئی تھیں تو سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اولئک قوم اذا مات فیم العبد الصالح او الرجل الصالح بنوا علی قبرہ مسجد او صور او فیہ تمک الصور اولئک شرار الخلق عند اللہ» (4) (بخاری باب الصلاة فی البیت)

یعنی "یہ وہ لوگ ہیں جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اس کی قبر کو سجدہ گاہ بنا لیتے۔ اور اس میں یہ تصویریں بناتے۔ اللہ کے ہاں یہ مخلوق میں بدترین ہیں۔"



اور جب انفرادی طور پر یہود کا مذکرہ ہوا تو فرمایا:

«قاتل اللہ الیہود واتخذوا قبور انبیاءہم مساجد» (5)

یعنی "اللہ تعالیٰ یہود کو برباد کرے انہوں نے اپنے انبیاء علیہ السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔"

یہاں صرف انبیاء علیہ السلام کا ذکر ہے نیچو کاروں کا نہیں۔

یہ بھی احتمال ہے کہ یہود کے ساتھ نصاریٰ کا ذکر اس بناء پر ہو کہ نصاریٰ تو انبیاء یہود کو برحق تسلیم کرتے تھے جبکہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ گویا انبیاء علیہ السلام یہود دونوں گروہوں کے نزدیک مکرم ٹھہرے۔ اسی بناء پر دونوں ان کی عبادت میں شریک ہو گئے اور یہ بھی ممکن ہے یہاں حواری اور حضرت مریم علیہ السلام کو غیر مرسل قرار دیا گیا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ انبیاء س مراد بذات خود انبیاء علیہ السلام اور ان کے کبار قبیعین ہی ہوں۔ (فتح الباری 1/533)

1- صحیح مسلم کتاب المساجد رقم (530)

2- صحیح البخاری کتاب المظالم باب کسر الصلیب و قتل الخنزیر (2476) (3448) مسلم (2937)

3- صحیح مسلم کتاب المساجد باب النبی عن بناء المسجد علی القبور (532)

4- صحیح البخاری کتاب الصلاة مسلم (528)

5- صحیح مسلم کتاب المساجد رقم (530)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ شناسیہ مدنیہ

ج 1 ص 600

محدث فتویٰ